OPEN ACCESS: Al Khadim Research Journal of Islamic Culture and Civilization
ISSN (ONLINE): 2710-0235 & ISSN (PRINT): 2710-0227
https://www.arjicc.com, DOI: 10.5281/zenodo.10082710

برصغیر میں موجود تصوف کے مشہور سلسلوں کا تعارف

Introduction to the famous sufism in the subcontinent

Dr. Mehmood Ahmad
National College of Business Administration and Economics

Dr. Muhammad Zia Ullah
National College of Business Administration and Economics

Shazia Bibi
M.Phil, scholar, National College of Business Administration and Economics

Received on: 04-04-2022 Accepted on: 06-05-2023

Abstract

There are at least 200 slasals mentioned in the subcontinent, but the famous slasals of the subcontinents are four. All the rest are their same branches. They worked day and night for the spiritual improvement of man. His teachings teach human well-being everywhere. He taught man how to live by which we can prosper.

Keywords: Famous sufism, subcontinent, spiritual improvement

بایں معنٰی تصوف آغاز اسلام سے ہی موجود ہے۔ بہت سے صحابہ کرام دنیاوی دھن دولت سے نفرت کرنے والے اور درویشانہ زندگی گزارنا چاہتے تھے۔ وہ راتوں کو جاگ کر عبادت کرتے اور دن کو روزہ رکھتے اور اکثر ہی اپنی باطنی تربیت کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر بھی باندھ لیتے۔ مگر وہ صوفی کے نام سے مشہور نہیں تھے۔ لیکن دوسری صدی ہجری کے جو لوگ زہد و تقوٰی کا پیکر تھے اور اللہ کی یاد میں غرق ہو چکے تھے وہ صوفی کے لقب سے مشہور ہوئے۔ جس شخص نے سب سے پہلے صوفی کا لقب پایا وہ ابو ہاشم صوفی تھے۔ دوسری صدی ہجری اور اس کے بعد میں صوفیانہ نظریات پیدا ہوئے۔

ایسے لوگوں نے دیگر علوم و فنون کی طرح تصوف و طریقت کے میں دان میں بھی بہت جدوجہد کی اور مختلف مکاتب فکر تشکیل پائے۔ انہیں مکاتب فکر کو سلاسل کہتے ہیں۔ ان لوگوں کے لیے ارشاد ہے۔

"وَ الَّذِیۡنَ جَاہَدُوۡا فِیۡنَا لَنَہۡدِیَنَّہُمۡ سُبُلَنَا ؕ وَ اِنَّ اللّٰہَ لَمَعَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ "[1]

"اور جو لوگ ہماری راہ میں مشقتیں برداشت کرتے ہیں ہم انہیں اپنی راہیں ضرور دکھا دیں گے یقینا اللہ تعالٰی نیکیوکاروں کا ساتھی ہے ۔"

"ہندوستان میں اسلام کو پھیلانے والوں کو تین گروہوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔[2]

1۔ تجارت پیشہ لوگ

2۔ فوجی مہمات کے ذریعے حکومت قائم کرنے والے بادشاہ اور حاکم۔

لیکن ان دو طریقوں کی نسبت زیادہ کارآمد اور فطری طریقہ

3۔ صوفیاء کی دعوت و تبلیغ کا طریقہ ہے۔"

اور برصغیر میں اسلام اس تیسرے طریقے کی وجہ سے ہی پھیلا۔

تصوف کے مختلف سلسلے چوتھی صدی ہجری میں صوفیاء نے تذکیہ نفس کے مختلف طریقے وضع کیے جو کہ سلسلہ یا خانوادہ کہلاتے ہیں۔"ان سلسلوں کی تعداد کم و بیش 200 بتائی جاتی ہے"[3]۔ جبکہ برصغیر کے مشہور سلاسل تصوف چار ہیں اور پھر آگے ان کی شاخیں بیان کی جاتی ہیں ۔ان میں سے ہر شاخ کا ایک بانی ہے۔

تصوف کا آغاز ابتدئے اسلام سے ہی تھا۔

آئین اکبری میں چند ایسے روحانی سلاسل کا ذکر ملتا ہے جنھوں نے ہندوستان میں کام کیا۔ وہ درج ذیل ہیں:

1۔ حبیبیہ:

2۔ طیفوریہ:

3۔ کرخیہ:

4۔ سقطی:

5۔ جنیدیہ:

6۔ کازرونیہ:

7۔ طوسیہ:

8۔ فردوسیہ۔

9۔ سہروردیہ:

10۔ زیدیہ:

11۔ ایازیہ:

12۔ ادہمیہ:

13۔ہبیریہ:

14۔چشتیہ:[4]

"سلسلوں کی ابتداء میں سب سے پہلے خواجگان سلسلہ وجود میں آیا۔اس سلسلہ کے مشہور بزرگ خواجہ محمد عطایسوی تھے اور یہ سب سے پہلے ترکمانستان میں قائم ہوا۔"[5]

"برصغیر پاک وہند میں تصوف کے چار مشہور سلاسل ہیں۔

چشتیہ

قادریہ

نقشبندیہ

سہروردیہ"[6]

ہندوستان کے سلاسل تصوف، مختصراً

سلسلہ قادریہ:

قادریہ اور شطاریہ سلسلے پندھرویں صدی کے وسط میں ہندوستان مین قائم ہوئے۔شاہ نعمت اللہ قادریؒ نے اس سلسلہ کو ہندوستان میں قائم کیا۔جبکہ اس سلسلہ کو عہد مغلیہ میں فروغ دینے والے سید محمد غوث گیلانیؒ،عبدالقادر ثانی،سید موسیٰ، شیخ عبدالحق محدث دہلوی ہیں۔

سلسلہ چشتیہ:

"شیخ ابواسحاق شامی نے سلسلہ چشتیہ کی بنیاد ڈالی۔لیکن حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری نے اس کو پروان چڑھانے اور پھیلانے کا کام کیا۔"[7]

ہندوستان میں سلسلہ چشتیہ کی داغ بیل سب سے پہلے پڑی پھراس کے بعد سلسلہ سہروردیہ ہندوستان میں آیا۔سلسلہ چشتیہ کے سرخیل خواجہ ابواسحاق چشتی ہیں لیکن ہندوستان میں یہ سلسلہ حضرت خواجہ موین الدین چشتی اجمیری کے توسط سے پھیلا۔

حضرت خواجہ چشتی اجمیری ہندوستان میں پرتھوی راج کے عہد میں یہاں آئے تھے پھرانہوں نے ہندوستان میں ہی مستقل سکونت اختیار کر لی اور سلسلہ چشتیہ کی داغ بیل سنبھالی۔

سلسلہ سہروردیہ:

"سلسلہ سہروردیہ کے مشہور بزرگ حضرت شہاب الدین سہروردی ہین۔انہوں نے اس سلسلہ کی ترویج واشاعت پر بڑی محنت کی۔انہون نے ہندوستان میں اپنے مرید بھیجے۔معروف ہے کہ انہوں نے کہا تھا۔"خلفائی فی الھند کثیرۃ"لیکن سلسلہ سہروردیہ کو ہندوستان میں پھیلانے کا شرف جس بزرگ کو حاصل ہے وہ حضرت شیخ بہاءالدین زکریا ملتانی ہیں۔انہوں نے سہروردیہ سلسلہ کی مشہور خانقاہیں ملتان

،اوچہ اور دیگر مقامات پر قائم کیں۔"[8]

ہندوستان میں اسلامی دور سلطنت میں سلسلہ چشتیہ اور سہروردیہ نے ہی کام کیا۔ سہروردیہ سلسلہ کی خانقاہیں صرف ملتان اور سندھ تک جبکہ چشتیہ کا نظام پاکپتن سے لکھنوتی اور دہلی سے دیوگیر تک پھیلا ہوا تھا۔

سلسلہ نقشبندیہ:

سلسلہ نقشبندیہ کے بانی بہاءالدین نقشبند ہیں۔ حضرت خواجہ باقی باللہ کے ذریعہ یہ سلسلہ ہندوستان پہنچا۔

سلسلہ شطاریہ:

"صوفیاء کا ایک سلسلہ ستاریہ ایران میں ہے۔ ایران میں یہ سلسلہ "عشقیہ" اور روم میں "بسطامیہ" کہلاتا ہے۔

"ستار" کا معنٰی ہے تیز چلنے والا۔ طریقت کی راہ میں اس قسم کے صوفیاء تیز حرکت کرنے والے ہوتے ہیں، اس لیے یہ سلسلہ شطاریہ سلسلہ کہلایا۔ ہندوستان میں اس سلسلہ کے بانی شاہ عبداللہ شطاری ہیں۔"[9]

اس سلسلہ کا اثر جہانگیر کے بعد ہندوستان میں بہت کم ہو گیا تھا۔

فردوسیہ سلسلہ:

ہندوستان میں اس زمانے میں ایک سلسلہ فردوسیہ بھی قائم ہوا۔ یہ سلسلہ صرف بہار تک محدود رہا۔ شیخ بدرالدین سمرقندی کے خلیفہ شیخ سیف الدین باخرزری اس سلسلہ کو ہندوستان میں لانے والے تھے۔ لیکن اس کو کمال تک پہنچانے والے شیخ شرف الدین یحیٰی منیری ہیں۔

ہندوستان میں پہلے پہل سلسلہ چشتیہ کی بنیاد رکھی گئی اور حضرت معین الدین چشتی نے ہندوستان میں سلسلہ چشتیہ کا کام شروع کیا۔ سلسلہ چشتیہ کے بعد سلسلہ سہروردیہ ہندوستان میں پہنچا۔

ان کے علاوہ بھی چند سلاسل تصوف کا ذکر ملتا ہے لیکن ان کی تفصیل نہیں مل سکی۔

اولیاءامت کے چند سلاسل تصوف[10]:

1۔ **سلسلہ عیاضیہ** : نسبت شیخ فضیل بن عیاض ؒ

2۔ **سلسلہ ابراہیمیہ**: نسبت شیخ ابراہیم ادھمؒ

3۔ **سلسلہ عجمیہ** : نسبت شیخ حبیب عجمیؒ

4۔ **سلسلہ طیفوریہ**: نسبت شیخ بایزید بسطامیؒ

5۔ **سلسلہ کرخیہ**: نسبت شیخ معروف کرخیؒ

6۔ **سلسلہ سقطیہ**: نسبت شیخ سری سقطیؒ

7۔ **سلسلہ جنیدیہ**: نسبت حضرت جنید بغدادیؒ

8۔ سلسلہ نوریہ: نسبت شیخ ابوالحسن نوریؒ

9۔ سلسلہ شاذلیہ: نسبت شیخ ابوالحسن علی بن عبداللہ شاذلیؒ

10۔ سلسلہ صابریہ: نسبت حضرت علاؤالدین علی احمد صابرؒ

11۔ سلسلہ رفاعیہ: نسبت حضرت شیخ سید احمد رفاعیؒ

12۔ سلسلہ نظامیہ: نسبت حضرت نظام الدین اولیاءؒ

13۔ سلسلہ اشرفیہ: نسبت حضرت شیخ مخدوم اشرف جہانگیر سمنانیؒ

14۔ سلسلہ برکاتیہ: نسبت حضرت شیخ برکت اللہ ماریرویؒ

15۔ سلسلہ مداریہ: نسبت حضرت شیخ شاہ بدیع الدین قطب مدارؒ

16۔ سلسلہ مجددیہ: نسبت حضرت مجدد الف ثانی سرہندیؒ

17۔ سلسلہ رشیدیہ: نسبت حضرت شیخ دیوان عبدالرشید جون پوریؒ

18۔ سلسلہ قلندریہ: نسبت حضرت شیخ بو علی قلندر پانی پتیؒ

19۔ سلسلہ نقیبیہ: نسبت حضرت فقیر صوفی محمد نقیب اللہ شاہؒ

20۔ سلسلہ جہانگیریہ: نسبت حضرت شاہ جہانگیر صوفی محمد مخلص الرحمٰن شاہؒ

ان کے بعد بھی کچھ سلاسل بنے ہیں لیکن وہ سلسلے ان ہی بڑے سلاسل کی شاخیں ہیں۔

برصغیر کے مشہور سلاسل کی تفصیل ذیل میں پیش کی جاتی ہے۔

سلسلہ چشتیہ:

حضرت خواجہ ممشاد دینوری نے اپنے شاگرد ابواسحاق شامی کو وسط ایشیائی ریاست میں تبلیغ کے لیے بھیجا۔ آتش پرست بہت بڑی تعداد میں ان ریاستوں میں رہتے تھے۔ حضرت ممشاد دینوری نے آپ کو خلافت اور اجازت دے کر رخصت کیا اور اس سلسلہ کا نام چشتیہ رکھا۔

"اس سلسلہ کو کسی بزرگ کی ذات سے نسبت نہیں ہے بلکہ یہ خراسان کے ایک مشہور شہر "چشت" سے منسوب ہے۔ یہاں پر ہی صوفیاء نے اصلاح وتذکیہ کا ایسا مرکز قائم کیا تھا کہ جس کو اس قدر شہرت ملی کہ یہ سلسلہ اس شہر کی نسبت سے "چشتیہ" کہلانے لگا۔ حضرت ابواسحاق شامی کے ذریعہ یہ سلسلہ باقاعدہ شروع ہوا۔ آپ خواجہ ممشاد علی دینوری سے کسب فیض کر کے ہی شہر چشت میں پہنچے تھے۔"[11]

سلسلہ چشتیہ میں کلمہ شہادت پر بہت زور دیا جاتا ہے۔ کلمہ شہادت پڑھتے وقت خاص طور پر لفظ "الا اللہ" پر زور دیا جاتا ہے۔ بلکہ اس سلسلہ کے اراکین الا اللہ کا لفظ ادا کرتے وقت سر اور جسم کے اوپر والے حصے کو ہلاتے ہیں۔ سماع کے وقت ان حضرات پر ایک وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ ان لوگوں کے نزدیک سماع جائز ہے۔

سلسلہ چشتیہ کی خصوصیات:

سلسلہ چشتیہ کو روحانی فیض حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حاصل ہے۔ سلسلہ چشتیہ کی خصوصیت نسبتِ عشق کا فروغ ہے۔ جو ذکر کی کثرت اور ذات باری تعالیٰ کے انہماک سے حاصل ہوتا ہے۔ اس بارے میں خواجہ نظام الدین اولیاء کا فرمان ہے:

"اصحاب طریقت اور ارباب حقیقت کا اس بات پر متفق ہیں کہ انسان کی پیدائش کا اصل مطلوب و مقصود اللہ تعالیٰ کی محبت ہے۔ محبت دو طرح کی ہوتی ہے۔ ذاتی اور صفاتی۔ ذاتی محبت تو محض اللہ تعالیٰ کا عطیہ اور انعام ہے جسے چاہے عطا فرمائے۔ صفاتی محبت کسب سے بھی حاصل ہوتی ہے۔ محبت حاصل کرنے کا طریقہ ہر آن ذکت الٰہی پر مداومت کرنا ہے بایں طور کہ دل ماسوااللہ سے فارغ اور خالی ہو۔"[12]

"سلسلہ چشتیہ کی دوسری شاخیں بھی ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

صابریہ چشتیہ سلسلہ:

یہ سلسلہ بھی چشتیہ سلسلہ کی ایک شاخ ہے۔ اس سلسلہ کے راس و رئیس حضرت شیخ علاؤالدین احمد علی صابر کلیری ہیں۔"[13]

سلسلہ چشتیہ نظامیہ:

ہندوستان میں سلسلہ چشتیہ کو حضرت قطب الدین بختیار اور حضرت بابا فرید الدین مسعود نے سینچا لیکن حضرت نظام الدین اولیاء نے اسے آگے پھیلایا۔ اس لیے یہ سلسلہ چشتیہ نظامیہ کے نام سے مشہور ہوا۔

چشتیہ مودودیہ:

یہ سلسلہ حضرت قطب الدین مودود چشتی سے منسوب ہے۔

سلسلہ سہروردیہ:

"یہ تصوف میں ایک مشہور سلسلہ ہے۔ اس کے بنی حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی بغدادی تھے۔ آپ کے بارے میں شیخ عبد القادر جیلانی فرماتے تھے:

تم عراق کے مشہور مشائخ میں سے آخری شخص ہو گے۔"[14]

اس سلسلے میں مرشد تین سال کے مجاہدات کے بعد مرید کو دیکھتا ہے کہ اس نے تزکیہ نفس میں کتنا مقام حاصل کر لیا ہے اور اس کے قلب کے اندر کتنی سکت پیدا ہوئی ہے۔ قلب مجلٰی اور مصفٰی ہونے اور تزکیہ نفس کے بعد فیض منتقل کیا جاتا ہے۔ سلسلہ سہروردیہ میں اللہ ھو کا ورد سانس بند کر کے کروایا جاتا ہے اور ذکر جلی اور خفی بھی کروایا جاتا ہے۔ یہ لوگ سماع کی جگہ تلاوت قرآن پاک پر زور دیا دیتے ہیں۔

سلسلہ سہروردیہ کی خصوصیات:

"سلسلہ سہروردیہ میں نسبت عثمانی کا ظہور ہے۔ امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے خصائل حمیدہ اس سلسلہ میں پیائے جاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں عبادات، طاعات، توبہ، ذکر قلبی اور معین طریقہ کی تعلیم و تربیت کی جاتی ہے۔ پاکستان میں اس سلسلہ کے مشائخ میں

مشہور ترین شیخ بہاءالدین زکریا ملتانی، شاہ رکن عالم ملتانی اور لعل شہباز قلندر رہیں۔"[15]

سلسلہ قادریہ:

سلسلہ قادری شیخ عبدالقادر جیلانی کے نام سے منسوب ہے۔ شیخ عبدالقادر جیلانی نے اس سلسلہ کی بنیاد مشہور صوفی حضرت جنید بغدادی کی تعلیمات پر رکھی۔ آپ کا شجرہ نسب حجرت امام حسین بن امیر المومنین حضرت علی سے ملتا ہے۔ آپ کو حضرت علی المرتضیٰ اور حضور ﷺ سے براہ راست فیض ملا۔ آپ کا روحانی شجرہ شیخ حماد الیاس اور ابو سعید المبارک سے حضرت حسن بصری اور پھر حضرت علی المرتضیٰ سے ہوتا ہوا حضرت سیدنا رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچتا ہے۔

شیخ عبدالقادر جیلانی حنبلی مذہب سے تعلق رکھتے تھے اور یہ سلسلہ آپ کے نام سے منسوب ہے۔ آپ بغداد میں ایک مدرسہ اور ایک خانقاہ کے ناظم تھے اور وہاں پر وعظ و نصیحت کیا کرتے تھے۔ آپ کے وعظوں کا مجموعہ "الفتح الربانی" کے نام سے بھی شائع ہوا۔ شیخ عبدالقادر جیلانی اپنے دور کے مسلم علماء و فضلاء کے سردار تھے۔ آپ کی دینی خدمات بھی بہت زیادہ ہیں۔

"حضرت عبدالقادر جیلانی اس سلسلہ کے سربراہ ہیں۔ آپ نے اپنی زندگی میں ہی اصلاح و تربیت کا نہایت اعلیٰ نظام قائم کر دیا تھا اور اپنے خلفاء کو دور دور علاقوں میں تبلیغ و اشاعت کے لیے بھیجا۔ بعد میں اسلامی ممالک کے حصوں میں اس سلسلہ کی شاخیں قائم ہو گئیں۔"[16]

سلسلہ قادریہ کی خصوصیات:

"سلسلہ قادریہ کی نسبت فاروقی ہے۔ حضرت سیدنا عمر فاروق میں موسوی شان کی جھلک ہے۔ اس لیے اس سلسلہ میں جلال خداوندی اور عظیم الشان تصرفات کا ظہور حضرت غوث اعظمؒ کی ذات سے ہوا۔ سلسلہ قادریہ میں ذکر پر خاص توجہ دی جاتی ہے۔ یہ ذکر بالقلب بھی ہوتا ہے اور باللسان بھی۔"[17]

سلسلہ نقشبندیہ:

اس سلسلہ کے بانی خواجہ بہاءالدین زکریا ملتانی ہیں۔ اس سلسلہ کی بنیاد حضرت بایزید بسطامی کی تعلیمات پر رکھی گئی اور نسبت حضرت سیدنا صدیق اکبر سے ہے۔

اس سلسلہ میں اتباع سنت اور شریعت کی پابندی پر بہت زور دیا جاتا ہے۔ شریعت کی پابندی ظاہری اور باطنی ہر لحاظ سے واجب ہے۔ تقویٰ کے ساتھ احتیاط کا بھی بہت خیال رکھا جاتا ہے۔

"اس سلسلہ کے لوگ مراقبہ پر زیادہ زور دیتے ہیں اور ذکر نفی اور اثبات یعنی "لا الہ (نفی) اور الا اللہ (اثبات) کا ذکر کرتے ہیں۔ یہ لوگ سماع کے مخالف ہیں اور صرف ذکر خفی کو جائز سمجھتے ہیں۔ سلسلہ نقشبندیہ میں 11 اصول تذکیہ قلب اور تصفیہ باطن کے مقرر کیے گئے ہیں۔ ان ہی اصولوں پر چل کر سالک قرب الٰہی کی نعمت سے شرف یاب ہوتا ہے۔"[18]

"خواجہ بہاءالدینؒ پہلی ہی نظر میں سالک کے دل پر ماسوی اللہ کے نقوش مٹا کر اللہ تعالیٰ کا نقش جما دیتے تھے۔ اسی وجہ سے آپ نقشبندیہ کے

لقب سے مشہور ہو گئے۔"[19]

سلسلہ نقشبندیہ کی خصوصیات:

"سلسلہ نقشبندیہ میں خلیفۃ الرسول سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی نسبت کا ظہور ہے۔ سلسلہ نقشبندیہ میں ذکر خفی اور تعلیمات کا طریقہ معین ہے۔ خواجگان نقشبندیہ میں خواجہ محمود فغنوی کے زمانے سے خواجہ امیر کلال تک ذکر خفی کو ذکر علانیہ کے ساتھ جمع کا جاتا تھا۔ لیکن خواجہ بہاءالدین نقشبند نے ذکر علانیہ سے پرہیز کیا اور ذکر خفیہ کو فروغ دیا۔ اس سلسلہ میں لطائف ستہ میں شیخ کی توجہ سے ذکر جاری کیا جاتی ہے۔"[20]

دورِ جدید اور تصوف :

"تصوف تمام مذاہب میں کہیں نہ کہیں ایک مکتبہ فکر کی حیثیت سے موجود تھا اور ہے۔ اس نے مخلوق خدا کو روحانی سکون سے آگاہ کرنے کے ساتھ ساتھ انسانی ہمدردی اور احترامِ کا بھی سبق دیا۔ اس سائنسی دور میں انسان کو تباہ کرنے کے لیے جہاں مختلف سائنسی ایجادات سے وحشت و بربریت کا مظاہرہ ہو رہا ہے، اب تصوف کی عالمگیر تحریک کی ترویج کی اشد ضرورت ہے۔"[21]

خلاصہ کلام:

برصغیر کے مشہور سلاسل تصوف چار ہیں سلسلہ چشتیہ، سلسلہ قادریہ، سلسلہ سہروردیہ، سلسلہ نقشبندیہ۔ باقی ان کی آگے بہت ساری شاخیں بیان کی جاتی ہیں۔ انسان کی روحانی اصلاح کرنے کے لیے انہوں نے دن رات محنت کی۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ تصوف ایک غیر اسلامی چیز ہے اور یہ دور نبوی کے بعد سے شروع ہوا جبکہ تحقیق سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ تصوف اسلام کی ہی ایک شکل ہے۔ جو انسان کو خدا تک پہنچاتی ہے۔

حوالہ جات

---

[1] سورۃ العنکبوت، 69:29

[2] سلسلہ چشتیہ کا آغاز (قسط اول) سلیمان سعود، 27 مئی 2017

[3] احسان و تصوف، خواجہ شمس الدین، صفحہ نمبر 173

[4] خلیق احمد نظامی، Some Aspect of Religion and Politics in India during the 13th Century، دہلی، (1974ء)، ص174۔

[5] تصوف اور صوفیاء کی تاریخ عرب سے ہندوستان تک، ڈاکٹر محمد حفیظ الرحمٰن، شاکر پبلی کیشنز لاہور، محرم/نومبر 2014

[6] سوال 5271، تصوف کے سلاسل کی ابتداء کہاں سے ہوئی، مفتی شبیر قادری، اشاعت 6 اپریل 2019

[7] تاریخ مشائخ چشت، خلیق احمد صاحب نظامی، مشتاق بک کارنر الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور

[8] تاریخ مشائخ چشت، خلیق احمد صاحب نظامی، مشتاق بک کارنر الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور

[9] تصوف اور صوفیاء کی تاریخ عرب سے ہندوستان تک، ڈاکٹر محمد حفیظ الرحمٰن، شاکر پبلی کیشنز لاہور، محرم/نومبر 2014

[10] تصوف کے سلاسل کا مختصر تعارف، عظیم بھٹی، 9جون 2020

[11] سلسلہ چشتیہ کا آغاز قسط اول، سلیمان سعود، 27مئی 2017

[12] سیر خورد کرمانی، سیر الاولیاء، لاہور 1978، ص 464

[13] سلسلہ چشتیہ کا ارتقاء، سلیمان سعود، 28مئی 2017

[14] اسلامی اخلاق اور تصوف، ڈاکٹر احمد رضا، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد،

[15] اسلامی اخلاق اور تصوف، ڈاکٹر احمد رضا، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد،

[16] تاریخ مشائخ چشت، خلیق احمد صاحب نظامی، مشتاق بک کارنر الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور

[17] اسلامی اخلاق اور تصوف، ڈاکٹر احمد رضا، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد،

[18] تصوف کے سلاسل کا مختصر تعارف، عظیم بھٹی، 9جون 2020

[19] ملتان اور سلسلہ سہروردیہ، ص 113

[20] اسلامی اخلاق اور تصوف، ڈاکٹر احمد رضا، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد،

[21] دور جدید اور تصوف، فوٹو آف پامیر ٹائمز، 2مئی 2017

References

1. Surah Al-Ankabut, 69:29
2. Beginning of The Chishtiyya Series (Part I) Suleiman Saud, May 27, 2017
3. Ihsaan wa Tasawwuf, Khwaja Shams-ud-Din, p. 173
4. Delhi, (1974), p. 174. Some Aspect of Religion and Politics in India during the 13th Century,Khaliq Ahmed Nizami
5. History of Sufism and Sufism from Arabia to India, Dr. Muhammad Hafeez-ur-Rehman, Shakir Publications Lahore, Muharram/ November 2014
6. Question 5271, Where did sufism originate, Mufti Shabbir Qadri, Published April 6, 2019
7. Tarikh Mashaikh Chisht, Khaliq Ahmed Sahib Nizami, Mushtaq Book Corner Al Karim Market Urdu Bazaar Lahore
8. Tarikh Mashaikh Chisht, Khaliq Ahmed Sahib Nizami, Mushtaq Book Corner Al Karim Market Urdu Bazaar Lahore
9. History of Sufism and Sufism from Arabia to India, Dr. Muhammad Hafeez-ur-Rehman, Shakir Publications Lahore, Muharram/ November 2014
10. Brief Introduction to Sufism, Azeem Bhatti, June 9, 2020
11. Beginning of Chishtiyya Episode I, Suleiman Saud, May 27, 2017
12. Seer Khurd Kirmani, Sir-ul-Auliya, Lahore, 1978, p. 464
13. Evolution of The Chishtiyya Order, Suleiman Saud, May 28, 2017
14. Islamic Ethics and Sufism, Dr. Ahmed Raza, Allama Iqbal Open University, Islamabad
15. Islamic Ethics and Sufism, Dr. Ahmed Raza, Allama Iqbal Open University, Islamabad
16. Tarikh Mashaikh Chisht, Khaliq Ahmed Sahib Nizami, Mushtaq Book Corner Al Karim Market Urdu Bazaar Lahore
17. Islamic Ethics and Sufism, Dr. Ahmed Raza, Allama Iqbal Open University, Islamabad

18. Brief Introduction to Sufism, Azeem Bhatti, June 9, 2020
19. Multan and The Suhrawardya Series, p. 113
20. Islamic Ethics and Sufism, Dr. Ahmed Raza, Allama Iqbal Open University, Islamabad
21. Modern Times and Sufism, Photo of Pamir Times, May 2, 2017